جس طرف دیکھتا ہوں جلوہ جانانہ ہے
اب نظر میں کوئی اپنا ہے نہ بیگانہ ہے

کعبہ کعبہ ہے صنم خانہ صنم خانہ ہے
سنتے ہے ٹوٹا سا دل منزل جانانہ ہے

ہائے کیا پوچھتے ہو برہمی بزم خیال
اب نہ وہ شمع ہے محفل میں نہ پروانہ ہے

کس شہنشاہ حسیناں کا گدا ہے بیدمؔ
کہ گدائی میں بھی ایک شوکت شاہانہ ہے

محبت کو جب عشق اور عشق کو جب جنوں ملا
لٹا کے سب کچھ تب جاکے مجھے سکون ملا

ع عشق دا راز ناں پچھ بیبا
عشق مرتبہ پیر فقیر دا اے

عشق زات سچی عشق بات سچی
عشق اول تے روغ اخیر دا اے

جب سے دیکھا ہے تجھے ایسا گماں ہوتا ہے
تیری صورت میں چھپا جیسے خدا ہوتا ہے

طواف کعبہ منظر کشی ہے ہر زرے کی
طواف مرکز آغاز بندگی کا مقام ہے

سارا عالم ھو کا ہے جھگڑا میں اور تو کا ہے

جمال یار کو دیکھا پھر اپنے حال کو دیکھا
جب اپنے حال کو دیکھا بہت بے حال سا دیکھا

ہمارے عشق کے نسبت اس قبیلے سے ہے
جہاں کٹے ہوئے سر بھی کلام کرتے ہیں